مطبوعات

روایت | مرتبین : محمد سہیل عمر و جمال پانی پتی - ناشر : مکتبہ روایت ، لاہور - تقسیم کنندگان : سہیل اکیڈیمی محمد علی امین مارکیٹ - چوک اردو بازار لاہور۲ جلد ۳ صفحات ساڑھے تین سو سے زائد - قیمت پیپر بیک -/۶۵ روپے - مجلد -/۷۵ روپے - جلد ۴ ، صفحات ساڑھے چھ سو سے زائد - قیمت پیپر بیک -/۶۵ روپے ، مجلد -/۷۵ روپے -

بظاہر یہ کتابی سلسلہ ہے جس کے شمارہ ۱ اور ۲ کو دیکھنے کا موقع نہیں ملا - صرف ۳ اور ۴ سامنے ہے - ترجمان القرآن کے عنوانِ مطبوعات کے تحت ہم مجبور ہیں کہ بڑی سے بڑی بات کو کم سے کم لفظوں میں کہیں -

سلیم احمد ہمارے دور کے صاحبِ تفکر، ماہرِ مکالمہ، عارفِ تجزیہ کاری، نسیمِ گلشنِ تخلیق اور مجاہدِ میدانِ تنقید تھے - مختصر یہ کہ بڑے مرتبے کے لکھنے والے ، بہت لکھنے والے اور مختلف میدانوں میں لکھنے والے - بڑے بڑے لکھنے والوں سے ان کے رابطے تھے اور نوخیز قوتوں کو بھی وہ برادرانہ یا دوستانہ فضا میں بحث و مکالمہ کے ذریعے سوچنے اور لکھنے کی تربیت دیتے - عسکری سکول سے متعلق ہونے کے باوجود خود ایک سکول بن گئے - ادب کی فضاؤں میں کسی نہ کسی حریف کے ساتھ کنکوا بازی بھی جاری رہتی اور ایک دنیا ان کا ہنر دیکھ کر عش عش کر اٹھتی - خود مجھ سے بھی اختلاف ہوا مگر میں اختلاف کی بازیاں جیتنے سے زیادہ چونکہ ہم قلمی کے رشتے کا احترام قائم رکھنا اہم سمجھتا تھا لہٰذا طرح دے گیا - خیال تھا کہ کبھی ان کے اعتراضات کا جواب لکھوں گا مگر اب جب وہی نہ رہا تو اپنی باتیں اور کسے سنائیں -

ان دو کتابوں میں جو موصول ہوئی ہیں ، سلیم احمد کی اپنی تحریروں اور گفتگوؤں کے علاوہ ان کے

متعلق دوسرے نامور اصحاب کے خیالات اور تجزیے اور ان کی شخصیت وسوانح اور ان کے فن پر لکھے ہوئے مقالے اتنا کچھ ہے کہ میں نے ان کے مطالعہ ہی میں ایک مہینہ گزار دیا۔ یہاں نو ہیں تحریروں کی ضروری فہرست لکھنے والوں کے نام بھی عرض نہیں کر سکتا۔

ان کی شخصیت کی رفعتوں اور اس کے اعماق کو سمجھنے کے لئے بڑا اہم کلیدی مضمون ان کے بھائی شمیم احمد کا ہے (بھائی صاحب)۔ ایام کے سارے چکر اور حالات کی وہ ساری ضربیں سامنے آ جاتی ہیں جو سلیم کو گھڑ کر بنانے میں کچھ نہ کچھ دخل رکھتی ہیں۔ بقیہ سلیم تو خود بنا۔

سلیم وادیٔ عمر میں جس فکری لکیر پر سفر کرتا ہے وہ مختلف مذہبی منازل سے اسے گزارتی ہوئی آگے بڑھتی ہے۔ بدیں وجہ اسلامیت کا عنصر سلیم کی شخصیت اور سلیم کے ہنر سے جدا نہیں ہوسکا مگر وہ عسکری سکول کی اصطلاح کے تحت چاہے تو اسلامی ادب کو مان لے۔ البتہ جہاں جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والا کوئی آدمی بولا اس کی حالت غیر ہو جائے گی۔ حالانکہ دیکھنے کی اصل چیز کسی کی ادبی نگارشات ہیں یا اس کا بنیادی ادبی تصور۔ مجھے مثلاً اس تصور ادب سے اتفاق نہیں ہے کہ اسے لازماً "سیکولر" ہونا چاہیئے۔ میں کہتا ہوں کہ خدا پرست آدمی کا اعتقاد اگر محض آرائشی اور نمائشی نہیں، دل میں اترا ہوا ہے تو اس کے قعرِ ذہن سے جو بھی چیز تخلیق ہوگی اس میں خدا پرستی اس طرح شامل ہوگی جس طرح گلاب کے پھول کی رنگت کے ساتھ مخصوص خوشبو! دنیائے ادب میں کسی کو جماعت اسلامی پر غور کرنے کے لئے نہیں پکارتا۔ میں تو گلاب کے پھول والی مندرجہ بالا بات کو سوچنے کے لئے بیان کرتا ہوں۔ آپ نہیں مانتے، نہ مانیں۔ کوئی اس جرم کی وجہ سے تنقید کے گوپھن میں رکھ کر مجھے پتھر مارتا ہے تو میں کوشش کروں گا کہ میرا صبر اور توازن برقرار رہے۔ میں ہنستے مسکراتے اختلاف کرنا چاہتا ہوں اور اختلاف کرنے یا سننے کے بعد بھی ہنستے مسکراتے اس جذبے سے جدا ہونا چاہتا ہوں کہ پھر ملا جا سکے۔ بار بار ملا جا سکے۔

سلیم کی بات چھیڑیں تو اس سے شاخ در شاخ مبحث نمودار ہونے لگتے ہیں۔ اس حکایتِ لذیذ کی گرفت سے قلم کو نکالتے ہوئے میں یہ کہوں گا کہ "روایت" (۳، ۴) نہ صرف ایک اچھا ذخیرۂ ادب ہے بلکہ سلیم احمد کو سمجھنے کے لئے بالخصوص ایک وقیع مجموعۂ نگارشات ہے۔

احکامِ ستر و حجاب | مصنف : عبدالرحمٰن کیلانی ۔ ضخامت : مروجہ سائز کے ۸۰ صفحات

قیمت : -/۹ روپے

ناشر : مکتبۃ السلام، گلی نمبر ۲۰ وسن پورہ۔ لاہور۔

تبرج اور فحاشی کو انسانی معاشرے کی مہلک بیماریوں میں سرِفہرست شمار کیا جاسکتا ہے۔ یہ بیماری مغرب میں خوب پھیلی پھولی اور بدقسمتی سے بہت سی ترقی پذیر نو آزاد قوموں اور ملکوں نے یہ بیماری مغرب سے ورثہ میں پائی ہے۔

زیرِ تبصرہ کتابچہ میں اس موضوع پر مختلف مواقف، ہر ایک کے دلائل اور جوابِ دلائل پر بہت کچھ بلکہ قریباً تمام مواد جمع کر دیا گیا ہے جس کا مطالعہ بہر حال فائدہ سے خالی نہیں۔ کتاب میں ستر و حجاب کے فرق کو اچھی طرح سمجھایا گیا ہے اور اس بات کو بھی کہ احکامِ حجاب پر احوال وظروف کیونکر اثر انداز ہوتے ہیں۔ مؤلف ابتداء میں متشددانہ نقطۂ نظر کی حمایت کرتے نظر آتے ہیں۔ خاص طور پر انہوں نے شام کے مشہور سلفی عالم ناصرالدین البانی پر بھی ان کے لچک دار رویہ کی وجہ سے تنقید کی ہے تاہم آخری حصے میں استثنائی احکام کی بحث کے بعد" اعتدال کی راہ" کے زیرِ عنوان احکام و قانون کی جکڑ بندیوں کے بجائے" مقصدِ حجاب" کو ہی رہنما اصول قرار دیا ہے۔ کتابچہ کے آخر میں مخالفین کے اعتراضات بلکہ مخالفوں پر بھی مختصر مگر جامع تبصرہ موجود ہے۔ اس مختصر رسالہ کا مطالعہ بہت مفید ہوگا۔

سندھ کے حالات کی سچی تصویر | از جناب محمد موسیٰ بھٹو، سندھ نیشنل اکیڈمی،

پوسٹ بکس نمبر ۲۵۸ حیدرآباد۔ قیمت : -/۱۵ روپے

زندہ اور ذی شعور اقوام اپنے ہر علاقے اور آبادی کے ہر حصے کے متعلق دس بیس سال پہلے سے اندازہ کر لیتی ہیں کہ وہاں کیا ہونا ممکن ہے اور پیش بندی اور تدارک کی صورتیں کیا ہیں۔ اگر نگاہیں اتنی رسا نہ ہوں تو پھر جہاں کہیں سے کوئی طوفان اٹھنے والا ہو اس کے ابتدائی جھونکوں اور لہروں پر پوری توجہ دی جاتی ہے اور بالکل ابتدائی مرحلے پر خرابی کے ہر جزو کا کوئی حل نکال لیا

جاتا ہے ایسا کرنے کی صلاحیت نہ ہونے کی وجہ سے سانحہ کا سانحہ رونما ہوا۔

سندھ میں اول روز سے کچھ اضطراب انگیز مسائل موجود رہے ہیں ان مسائل پر خود ہم نے اتنی توجہ نہیں دی جتنی ہمارے معاندین نے دی جنہوں نے کچھ اندر سے اور کچھ باہر سے ان کو زیادہ بگاڑا۔ ہمارے ہاں سے اگر کسی بگاڑ کی بعد از وقت اصلاح کی کوشش کی گئی تو اس بدتدبیری سے کی گئی کہ حالات اور خراب ہو گئے۔

محمد موسیٰ بھٹو نے پچھلی ساری کہانی کو بیان کر دیا ہے۔ انہوں نے جدید سندھ پہ ہندوؤں کے اثر و نفوذ کو واضح کیا۔ سندھ میں اٹھنے والی مختلف جدید تحریکوں اور فتنوں کا جائزہ لیا ہے۔ وہاں کے ذہنی و فکری رہنماؤں کی گمراہیوں کا راز کھولا ہے اور اسلامی علوم کے علاوہ اسلامی ادب کی معیار زمانہ کے مطابق تخلیقات کے فقدان (یا شدید کمی و بے اثری) کا رونا رویا ہے۔ اوّل اوّل کراچی کے مرکز حکومت بننے، ون یونٹ قائم ہونے اور پھر ٹوٹنے، بھٹو کے خاص کردار اور پھر مارشل لا، کے ظہور کے اثرات و نتائج کا جائزہ لیا گیا۔ مؤلف کے نقطہ نظر سے اختلاف کرنے والوں کے لئے بھی اس کا مطالعہ مفید ہوگا۔

نعتوں کے گلاب | از جناب پروفیسر عاصی کرنالی، ناشر: کاروانِ ادب، ملتان لاہور صفحات: ۱۱۱، مجلد مع گرد پوش قیمت: -/۳۰ روپے

پروفیسر عاصی کرنالی فنی لحاظ سے بہت ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ بخصوصیت سے غزل پر ان کو بہت قدرت حاصل ہے اور یہ ان کا کمال ہے کہ اس صنف میں پاکیزگی فکر و حرف کا انہوں نے ایک معیار قائم کیا ہے۔ زبان کے لحاظ سے وہ گویا اہل زبان ہیں۔ میرے دیرینہ محب اور ایسے چند خاص دوستوں میں سے ہیں جن سے میرا دلی رابطہ برسوں تک بالمشافہ ملاقاتوں سے محرومی کے باوجود ترو تازہ رہتا ہے۔

اب کی انہوں نے ذرا اور اونچی پرواز کی ہے اور چمنستانِ کہکشاں اور قطعۂ سدرہ سے نعتوں کے گلاب چن چن کر ایک گلدستہ سجا کر قدرشناسوں کے سامنے لا رکھا ہے۔ سادہ سا ابتدائیہ اپنے ہی

قلم سے ڈیڑھ صفحے کا ہے "پہلی بات"۔ بس نہ کوئی فلیپ، نہ تقریظ، نہ تعارف نہ تحسین۔ محمد رسول اللہ کے دربارِ محبت میں داخل ہونے والوں کی نگہ اِدھر اُدھر جائے ہی کیوں؟

ایک نعت کے چند شعر ؎

لبِ صادق سے ان کے جو سخن تقریر ہو جائے
کبھی قرآن بن جائے کبھی تفسیر ہو جائے

تمنا ہے کسی شب خواب میں ان کی زیارت ہو
تمنا ہے کسی شب خواب ہی تعبیر ہو جائے

میں جب دیکھوں، جدھر دیکھوں، جہاں دیکھوں تجھے دیکھوں
تو میری آنکھ کی پتلی پہ یوں تحریر ہو جائے

جسے میں مدحِ آنحضرتؐ کے لائق کہہ سکوں عاصی
اک ایسی نعت ساری عمر میں تحریر ہو جائے

وہ جیسی نعت کہنے کے تمنائی ہیں نہ جانے وہ کیا ہوگی؟

ان چار اشعار سے نمایاں ہے کہ رسولؐ پاک کے لئے ان کا جذبۂ صادق بہت والہانہ ہے۔ ان کے بیان میں لطافت ہے۔ وہ تشبیہات سے کام ہی نہیں لیتے۔ شعر میں تشبیہاتی عناصر اپنے تخیل کے زور سے پیدا کر لیتے ہیں۔ آنکھ کی پتلی پر حضورؐ کے تحریر ہو جانے کا تصور کیجیے۔ فن کی ایسی نزاکتیں ہر کسی کے بس میں کہاں۔

مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے عاصی کرنالی کا فن اصلاً نعت نگاری کے لئے تھا اور وہ اسے شعر کی دوسری اصناف میں استعمال کر کے ہر طرف علو اور پاکیزگی پھیلاتے رہے۔ ان کے سارے کلام کی روح میں وہی خوشبو بسی ہے جسے نعتوں کے گلاب انجمن اہل ذوق میں پھیلا رہے ہیں۔

الحمدللہ آج پروفیسر عاصی حسّانی سلسلے کے شاعر ہیں۔

محمود سعیدی | از جناب اطہر فاروقی : ناشر: علامہ اقبال کلچرل سوسائٹی، سکندر آباد، شاخ دہلی۔

تقسیم کار: موڈرن پبلشنگ ہاؤس۔ ۹۔ گولا مارکیٹ دریا گنج۔ نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲۔

قیمت بھارت میں: -/۵۰ روپے۔

میرا پہلا تعارف محمود سعیدی سے بھارت کے کسی ریڈیائی مشاعرے کے ذریعے ہوا۔ آواز سے یوں لگتا ہے کہ جیسے کوئی باوقار سی شخصیت ہے جس کے اندر بہت گہرا سوز و گداز موجود ہے۔ فنی قدرت

بھی بہت اور زبان کی صحت کا بھی لحاظ۔ بعد میں کہیں کہیں کوئی پڑھنے کی چیز پڑھی۔ مگر اطہر فاروقی صاحب نے اس شخصیت کو اپنی کتاب میں محفوظ کر کے اچھا کام کیا ہے۔ جس نے نظم و نثر، مجموعوں اور تراجم سمیت ۸۰ چیزیں چھوڑیں اور بھارت میں کئی سرکاری اعزازات حاصل کئے۔ بقول رفعت سروش "چھٹے دہے میں ابھرنے والی سب سے نمایاں آواز" (ص ۲۵)

تاجیک ترکی خاندان کے تعلقات ایک افغان قبیلے سے استوار ہو گئے جو ٹونک (راجستھان) میں بسا اور اسی خاندان کی آغوش میں مخمور سعیدی (سلطان محمد خاں) پروان چڑھا۔ آخری دور دلی میں گزارا۔ ایک رباعی سے انداز کلام کا تصور حاصل کیجئے۔

چپ چپ سے دریچوں کی نظر ہے تجھ بن کمروں کی فضا خاک بسر ہے تجھ بن
جاگا تھا جو اک تری آہٹ سن کر سویا ہوا برسوں سے وہ گھر ہے تجھ بن

اس مجموعۂ مضامین میں مخمور کی شخصیت اور فن کے متعلق اطہر فاروقی، رفعت سروش، رام کرشن مضطر انور صدیقی، رشید حسن خان، ابوالفیض سحر، مصور سبزواری، کرامت علی کرامت، شکیل احمد عاصم بریلوی، مجتبیٰ حسین، نثار احمد صدیقی (انٹرویو نگار) علی حیدر ملک نے قابل قدر سامان مطالعہ فراہم کیا ہے۔

انصاف | مدیر: سیف اللہ خالد: باہتمام روہنگیا سالیڈیریٹی آرگنائزیشن، اراکان برما۔ زرتعاون برائے پاک و ہند۔ ۵/ روپے (غالباً فی پرچہ)

برمی مسلمانوں کے جگر ایک عرصہ سے جس طرح برملتے جارہے ہیں اس کی خبر پوری طرح باہر کی دنیا کو نہ تھی۔ کبھی کبھار کوئی مراسلہ مچیل جاتا، یا کسی اخبار میں وہاں کی کوئی خبر (کچومر نکالنے کے بعد) دی جاتی، تب تھوڑا سا علم ہوتا ہے کہ اس کوچے میں کیا ہو رہا ہے۔ ستم یہ کہ حکمران اکثریت ایک تو زیادہ تر متعصب بودھ ہے اور دوسرے سوشلسٹ۔ یعنی دو تعصب اور دشمنیاں جمع ہو گئیں۔ اب رسالہ انصاف کے اجراء کے بعد وہاں کے حالات پوری تفصیل سے سامنے آنے لگے ہیں۔ اور اس رسالے میں دینی تلقینات بھی شامل رہتی ہیں۔ جو پرچہ ہمارے سامنے آیا ہے وہ کاغذ اور طباعت کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

یٰاَیُّهَا النَّاس از جناب میاں گلزار احمد عزیز - ناشر: شاریکس لیبارٹریز لمیٹڈ، صادق آباد ایمپلائیز کالونی، ڈھرکی، ضلع سکھر - قیمت: ۵/- روپے

یہ چھوٹی سی کتاب محمد امین باجوہ صاحب کے اہتمام سے صادق آباد کی ہر دلعزیز شخصیت ڈاکٹر مسلم شہید کی یاد میں اور ان کی خواہش کی تکمیل کے طور پر شائع کی گئی ہے - اس میں حضورؐ کے ۴۰ خطاب جمع ہیں - خطبات مختلف مواقع سے متعلق ہیں اور آنحضورؐ کی نہ صرف شخصیت کے مختلف پہلو سامنے لاتے ہیں - بلکہ تاریخی مراحل کا اشارہ بھی ان سے ملتا ہے - خدا باجوہ صاحب اور مرتب اور ڈاکٹر مسلم شہید کے لیے اس کوشش کو سرمایہ مغفرت بنائے -

---

کیا اسلام مالی معاملات میں مدت کا لحاظ کرتا ہے؟ از سید حامد عبدالرحمٰن الکاف -
ناشر: اسلامک ریسرچ اکیڈیمی، ۱۰-سی/۱۶۳ فیڈرل بی ایریا - کراچی - پاکستان -
قیمت: ۲۰/- روپے (خاصی ارزاں)

سید حامد الکاف میرے دیرینہ دوست ہیں اور بہت بیدار دل - حال میں جب غیر سودی نظام کا آغاز کرتے ہوئے کچھ بحثیں مسئلہ سود کی مختلف اشکال کے متعلق عرب ممالک میں پیدا ہوئیں تو سود کو نیا پیرایہ دینے والے مفکرین کے خلاف جن لوگوں نے کام کیا ان میں سید حامد الکاف کی کوشش کو بڑا دخل حاصل ہے - انہوں نے جدید قسم کے سودی ہیر پھیر کے طریقوں کو اور نئی مغالطہ انگیزیت کا تجزیہ کرکے بے نقاب کیا ہے - یہ کتاب جس کے بعض مقالات پہلے شائع ہو چکے ہیں، پاکستان میں بھی اس کی بہت ضرورت ہے - ماڈرن ازم کے طیارے کے لیے یہ ایک اچھا میزائیل ہے -

اس کی روشنی میں آج کل کے بنکوں کی اسکیموں، سرمایہ طلب کرنے والے مالی اداروں کے نئے نئے کشش دار منصوبوں اور غریبوں کا جی للچانے والی لاٹریوں اور انعاموں اور اقساط پر مروجہ قیمتی اشیاء کے فوری حصول کے اعلانوں کو جانچنے کے لیے یہ کتاب بہت رہنمائی دیگی -
یہ کتاب انگریزی میں ہے -

ابن عبدالشکور کی کتابیں مؤلف: ابن عبدالشکور۔ ناشر: تاج کمپنی، ۱۳۵۱ ترکمان گیٹ دہلی ۱۱۰۰۰۶۔ پاکستان میں ملنے کا پتہ: مکتبہ تعمیرِ انسانیت، اُردو بازار، لاہور ۸

یہ چار مختصر کتابیں ہیں۔ ۱۔ حضرت زینب، رقیہ، کلثوم (رضی اللہ تعالیٰ علیہن) ۲۔ حضرت زینبؓ بنتِ جحش، ۳۔ جناب عبدالرحمٰن رضی بن عوف ۴۔ حضرت زبیرؓ بن العوام۔

ان کتابوں میں متذکرہ شخصیات کی سوانح اس طرح آتی ہیں کہ یہ مؤثر ذریعۂ تبلیغ بھی ہیں۔ قیمتیں علی الترتیب ۵/- روپے، ۱۲/- روپے، ۵/- روپے اور ۸/- روپے ہیں۔ (غالباً بھارتی سکے کے حساب سے)

ماہنامہ منہاج القرآن مدیر جناب جاوید القادری۔ زیرِ سرپرستی پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ مقامِ اشاعت: ادارہ منہاج القرآن، ۳۶۵ ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور قیمت: عام شمارہ ۵/- روپے، سالانہ ۵۰/- روپے

دینی و مذہبی رسائل میں ایک نمایاں اضافہ۔ جناب طاہر القادری دو طرفہ علوم سے آراستہ ہیں۔ وہ جو بھی مسلک رکھتے ہوں، بہرحال بہت بڑے کام کا منصوبہ ان کے سامنے ہے۔ دُعا ہے کہ وہ اور ان کا ادارہ ملت میں اتحاد کا ذریعہ بنیں۔

ظرافت مدیر: ضیاء الحق قاسمی۔ مقامِ اشاعت ۳/۵ صدیق پلازا۔ حیدرآباد سندھ۔ قیمت فی شمارہ ۴/- روپے، سالانہ ۶۰/- روپے

یہ ہے واقعی ایک نوع کی خدمتِ انسانیت کہ آپ کانٹوں بھری وادئ حیات میں مسافرانِ ستم کشیدہ پر مسکراہٹوں کے چند پھول بکھیرتے رہیں۔ ایسے لوگ بہت تھوڑے ہوتے ہیں جو اپنے غموں کے کانٹوں کی چبھن کے احساس کو دبا کر دوسروں کے لیے ہنستے ہیں۔ یہی خدمت مزاحیہ جریدہ کی ہوتی ہے۔ سو میں نے اب تک ظرافت کے جو پرچے پڑھے ہیں۔ ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ ظرافت کا اپنا حال اندر سے خواہ کتنا ہی بتلا ہو، اس کے ہونٹوں پر مسلسل مسکراہٹ دکھائی دیتی ہے۔ آفرین ہے بھئی!

ہماری ثقافت کیا ہے؟ | مرتب و ناشر: محمد اکرم جوئیہ، بی اے ایل ایل بی - ایڈووکیٹ نصیر والا - ضلع میانوالی -

مؤلف ایک درد مند نوجوان ہیں اور مسلمان کی نظر سے مسائل حیات کو دیکھتے ہیں - اور تعمیر و اصلاح کا احساس دلاتے ہیں، بلکہ جذبۂ انقلاب پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں - ثقافت کے متعلق انہوں نے جو کچھ لکھا اُسے ضرور پڑھنا چاہیے -

---

ساتھی | بہ ادارت: مجلس انتخاب - مقامِ اشاعت: سلیم الوتیو، ایف ۱۰۶، گلشنِ اقبال، بی ۱۳ - کراچی ۴۷ - قیمت: ۱۲/- روپے

یہ رسالہ جو بچوں کے لیے خاص ہے، بہت دلچسپ ہے - بالعموم اس کا ٹائیٹل ہی دل کو کھینچ لیتا ہے - اندر کہانیاں، نظمیں، گیت، لطیفے، کارٹون، معلومات، مزاحیہ مضامین، معمّے، سوالات، بچوں کے خطوط سبھی کچھ ہے -

---

پیغام | بہ ادارت: مجلس مدیران - مقامِ اشاعت - ۱۰ اے ذیلدار پارک، اچھرہ لاہور

قیمت: ۲/- روپے سالانہ ۲۵/- روپے

یہ بھی "ساتھی" کا بھائی ہے، مگر طرز و انداز ذرا سا مختلف ہے - رہے مضامین و مندرجات تو وہ بھی ویسے ہی ہیں، جن کا تقاضا بچوں کی نفسیات کرتی ہے -

---

ماہنامہ آموزگار | مدیر: پروفیسر اکبر رحمانی - مقامِ اشاعت: کاشانۂ سہیل، ۴۰ بھوانی پیٹھ، جلگاؤں - ۴۲۵۰۰۱ (ایم ایس)

اس رسالے کے کئی شمارے نظر سے گزرے - کاغذ اور طباعت کی کمزوری سے صرفِ نظر کر کے ہم نے جب غور کیا تو اس رسالے کا خاصا وزن نکلا - تعلیمی و تدریسی امور پر اسلامی نقطۂ نظر سے نہایت اچھے مضامین اور نوٹس شائع ہوتے ہیں - نصاب اور اصولِ تعلیم، تعلیمی نظریات، بچوں کی نفسیات وغیرہ سے متعلق اچھا مواد شائع ہوتا ہے -

تحقیقات و تاثرات مؤلف و ناشر: جناب اکبر رحمانی ـ ملنے کے پتوں میں سے ایک:
مکتبہ جامعہ لمیٹڈ بمبئی، نئی دہلی، علی گڑھ ـ قیمت: ۳۵/- روپے

جناب لمعہ حیدر آبادی کی شخصیت اور ان کے فنی و سماجی مقام کو اس کتاب میں پیش کرتے ہوئے جناب اکبر رحمانی نے بنیادِ مبحث اقبال اور ٹیگور کی لمعہ حیدرآبادی سے خط و کتابت پر رکھی ہے ـ اس سلسلے کے چار مقالات میں وسیع مطالعہ و تحقیق کے بل پر جناب اکبر رحمانی نے بعض ایسے انکشافات کیے ہیں جن کی طرف توجہ ہی نہ تھی ـ خصوصاً علامہ اقبال اور لمعہ حیدر آبادی کے رابطہ کی وسعتیں ان مقالات کے ذریعے سامنے آتی ہیں ـ مکاتیب ہی کی مدد سے علامہ سے جناب لمعہ کے شخصی تعلقات کے بہت سے پہلو نمایاں کئے گئے ہیں ـ

تنقید و تاثرات کے ایک الگ حصے میں "مثنوی سحر البیان کا تنقیدی مطالعہ"، "منشی پریم چند اور ترقی پسندی"، "احتشام حسین کی افسانہ نگاری"، "ادب، زندگی اور مقصد" کے عنوانات سے تحقیقی مضامین شامل ہیں ـ "ادب، زندگی اور مقصد" ایک اہم اصولی موضوع پر بہت متوازن تحریر ہے ـ آخر میں تین ادبی شخصیتوں ــــ احتشام حسین، پریم چند اور مولوی عبدالحق پر اظہارِ خیال کیا گیا ہے ـ

آغاز میں عصمت جاوید (پیش لفظ)، ڈاکٹر اخلاق اثر (مقدمہ)، محمد حسین فاروقی (تعارف) اور اکبر رحمانی (سخن ہائے گفتنی) نے کتاب کے مندرجات کے متعلق اظہارِ خیال کیا ہے ـ

اگر ہمارے پاس زیادہ گنجائش ہوتی تو ہم چند صفحوں میں ضروری مباحث کو پیش کر کے اپنی رائے دیتے ـ